بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدُ للہِ و کفیٰ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ امابعد!

عن عمر بن الخطابِ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "انَّ اللهَ یرفعُ بِھٰذا الکِتابِ اقواماً ، وَیَضَعُ بِہ آخَرینَ "(رواہ مسلم)

محترم جناب ناظم صاحب! صدر صاحب! اور سامعین کرام!

میں ایک مکتب ہوں، آج میں بہت دل شکستہ ہوں، اپنا دل تھام لیجئے، اور تھوڑا سا، میرے دل کا دوکھڑا سُن لیجئے۔

حضرات! میری بنیاد، آج سے چودہ سو سال پہلے، پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے، اپنے ہاتھوں سے رکھی تھی، پیارے نبی کے زمانے میں، میں ایک چبوترہ تھا، پھر گھاس پھوس کا کمرہ بنا، پھر ایک مدرسہ بن گیا، اور سارے عالم میں پھیل گیا۔

میں قرآن پاک کی صحیح تلاوت سکھاتا ہوں، حسنِ اخلاق سے آراستہ کرتا ہوں، پیارے نبی کی سیرت، اور صحابہ والے ایمان کی تعلیم دیتا ہوں، جب قوم کا ایک ایک بچہ، میری درسگاہ سے فیضیاب ہوا کرتا تھا، تو گھر گھر کے دریچوں سے، تلاوت کی صدائیں آتی تھیں۔

جی ہاں! گھر گھر کے دریچوں سے، تلاوت کی صدائیں آتی تھیں، اور معاشرے میں دینی ماحول تھا، ہر شخص ایک دوسرے سے بے خوف، اور مامون نظر آتا تھا، ایمان داری، دیانت داری، اور حسنِ اخلاق کا دور دورہ تھا۔

لیکن افسوس صد افسوس! کہ جب سے لوگوں نے مجھ سے ناطہ توڑا، معاشرے میں ہر طرف بے راہ روی، بد اخلاقی، اور بے ایمانی کا دور دورہ ہے۔ اور سرے راہ، معاشرے کا بچہ بچہ، اپنے کانوں میں ایئر فون ٹھونسے ہوئے، اپنے دل و دماغ میں، آوارگی، عُرنایت، اور فُحاشی کے نغموں کا زہر گھول رہا ہے--کان کھول کر پھر سنئے-- کہ سرے راہ، معاشرے کا بچہ بچہ، اپنے کانوں میں ایئر فون ٹھونسے ہوئے، اپنے دل و دماغ میں، آوارگی، عُرنایت، اور فُحاشی کے نغموں کا زہر گھول رہا ہے، اور یاد رکھو کہ جب کسی انسان کا دل و دماغ، اس طرح زہر آلود ہو جائے، تو پھر اس سے کسی خیر کی امید مت رکھنا۔ کیونکہ قرآن کا کُھلا اعلان ہے "کَلَّا بَل رَانَ علیٰ قُلُوبِھِم مَا کَانُوا یَکسِبُون" کہ ان کی کرتوت کی وجہ سے، انکے دل زنگ آلود ہو چکے ہیں۔ اور پھر تو اندیشہ ہے، العیاذُ باللہ--العیاذُ باللہ--، کہ کہیں ہمارا ایمان سلب نہ ہو جائے، اور دلوں پر مہر نہ لگ جائے۔

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو حدیث میں نے پڑھی "انَّ اللهَ یرفعُ بِھٰذا الکِتابِ اقواماً ، وَیَضَعُ بِہ آخَرینَ " کہ اللہ تعالیٰ، اپنی اس کتاب یعنی قرآن کے ذریعہ، اُن لوگوں کو ترقیات سے نوازتے ہیں، (جو قرآن کو صحیح پڑھتے، اور عمل بھی کرتے ہیں) اور (جو لوگ قرآن پڑھتے نہیں اور اس پر عمل بھی نہیں کرتے) ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ذِلّت و پستی میں ڈال دیتے ہیں۔

اس لئے مسلمانوں! اگر اپنی اولاد کو قاریِ قرآن بنانا چاہتے ہو، نیک اور صالح بنانا چاہتے ہو، دین پر باقی رکھنا چاہتے ہو، سچا پکا مسلمان دیکھنا چاہتے ہو، زمانے کے فتنوں سے محفوظ رکھنا چاہتے ہو، دنیا میں ترقی، اور آخرت میں کامیابی چاہتے ہو، تو اپنے بچوں کو میرے قریب لاؤ، تاکہ ایک بار پھر، وہ میری درسگاہ سے فیضیاب ہو کر، قرآن کو صحیح پڑھنا، اور اس پر عمل کرنا سیکھ سکیں۔

جسے فضول سمجھ کر، بُجھا دیا تو نے

جسے فضول سمجھ کر، بُجھا دیا تو نے

وہی چراغ جلاؤ، تو روشنی ہو گی

وما علینا اِلّا البلاغ

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ